Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۷ محرم ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۰ صلح ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۷۶ء	نمبر ۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ سردارانِ بہشت میں سے ہیں ان سے ایک ذرہ کینہ رکھنا موجبِ سلبِ ایمان ہے

آپ کا تقویٰ، محبتِ الٰہی، صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

یزید ناپاک طبع، ظالم اور دنیا کا کیڑا تھا جسے دنیا کی محبت نے اندھا کر دیا تھا

"ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رُو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنی اس میں موجود نہ تھے .... دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔

مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے"

(اشتہار تبلیغ الحق منقول از اخبار الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ و اخبار بدر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰۔ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل شام کو سر درد کی تکلیف ہو گئی

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا دیر سلامت رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۹۔ صلح۔ آج بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے اب جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے چنانچہ گذشتہ تین سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک سے ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے احمدی جماعتوں کے وفود جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ اس دفعہ بھی یہ وفود آئے جن میں سے سب سے بڑا وفد امریکن احمدیوں کا ہے جو ۴۱ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ وفد آج نماز جمعہ کے بعد واپس روانہ ہو رہا ہے حضور نے فرمایا میں ساری جماعت کے لئے بالعموم اور اس وفد کے لئے بالخصوص مختصراً چند باتیں آج کہنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے بتایا کہ ربّ العالمین پر ایمان لانے والے افراد کی مختلف اقسام ہوتی ہیں:-

(۱) وہ خوش قسمت لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد استقامت کے ساتھ صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس راہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۲) وہ کمزور افراد جو اپنی کمزوریوں کے باوجود تعاونوا علی البر کے ماتحت ایک دوسرے کی تربیت و اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور بالآخر مخلصین کے پہلے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(۳) بعض لوگ روحانی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں نیک لوگوں کی صحبت ان پر اچھا اثر کرتی ہے لیکن برے لوگوں کی صحبت کا اثر بھی قبول کر لیتے ہیں ان لوگوں کی تربیت مشکل ہوتی ہے لیکن بہرحال ان کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہیئے (۴) وہ منافقین جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں ہم ان کی مرض کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا مستقبل ان کے ماضی سے زیادہ بھیانک ہوتا ہے۔ وہ اصلاح کے دعویٰ کے پردے میں فتنہ پھیلاتے ہیں ایسے لوگ بھی اگر کوشش کریں تو ان کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر ان سے بہرحال ہوشیار رہنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا امریکہ میں رہنے والے احمدیوں میں بھی ان چاروں قسم کے لوگ موجود ہوں گے ہمارے امریکن احمدی بھائیوں کو چاہیئے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ر صلح ۱۳۵۵ ہش
مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۷۶ء

احیاء و غلبۂ اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی پہلو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے احیاء و غلبۂ اسلام۔ احیاء و غلبۂ اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی پہلو یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل کیا جائے حتّٰی کہ ہم اسلام کی جیتی جاگتی تصویر نظر آنے لگیں۔ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق اسی صورت میں مل سکتی ہے کہ ہم خود دنیا کے سامنے اسلامی اخلاق و آداب کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ اگر اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کا اپنا نمونہ ہی اسلام کے مطابق نہ ہو تو پھر تبلیغ مؤثر نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ میں اثر پیدا نمونہ سے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین پر شروع ہی سے سب سے زیادہ زور اس امر پر دیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں یہاں تک کہ ان کی ہر حرکت و سکون اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہو۔ اسی لئے آپ نے خدائی حکم کے ماتحت ۱۸۸۹ء میں سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمانے کے بعد بیعت کنندگان کو اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی جو نصائح فرمائیں اُن میں تمام تر زور اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور ان کا دل موہ لینے والا عملی نمونہ پیش کرنے پر ہی دیا۔ آپؑ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۴)

دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرنے کی نصیحت کرنے کے بعد آپؑ نے قرآن مجید کے ہر حکم پر عمل کرنے کی نہایت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی اور قرآن مجید کے کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے کی مضرّت سے بہت پُر زور طریق پر خبردار فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوّت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵)

اور جملہ اسلامی احکام پر صدق دل سے کما حقہٗ عمل کرنے کے سلسلہ میں جملہ نصائح کا لبّ لباب بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۵)

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمایا کہ اسلام پر عمل کرنا اور اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنا تمہاری اپنی نجات کے لئے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کی نجات کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور ساری دنیا میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ تمہارا عملی نمونہ دیکھ کر ہی دنیا اسلام کی طرف رجوع کرے گی اور تم اسے ہدایت کی طرف لانے کا وسیلہ بنو گے۔ اسی لئے حضورؑ نے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کی اہمیت کے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔"

(اشتہار ۲۹ر مئی ۱۸۹۸ء)

(۲) "میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق اور عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "میری یہ باتیں اس لئے ہیں تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

الغرض ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں نہ صرف اپنی نجات کے لئے اسلامی اخلاق اور آداب کو اپنا کر اسلام کا پورا پورا عملی نمونہ پیش کریں بلکہ دوسروں کو اسلام کی آغوش میں لانے اور انہیں ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنیں اور اس طرح دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کا موجب بنیں۔ اسی لئے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کو احیاء و غلبۂ اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی پہلو کی حیثیت حاصل ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی

اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت

غلبۂ اسلام کا عالمگیر منصوبہ (صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ) جماعت کے سامنے پیش کر کے اس کے لئے فنڈز مہیّا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

"دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو خیر کا منبع سمجھتی ہے اور کسی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اور میں اپنا نفس بھی شامل ہے) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے تراسیویں جلسہ سالانہ خواتین میں

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب

احمدی مستورات اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں

(۲)

گذشتہ دو سال سالانہ اجتماع نہ ہو سکنے کے باعث مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدی خواتین اور بچیوں کی تربیت میں کچھ خامیاں پیدا ہو گئی ہیں انسان کی فطرت ہے کہ اُسے نصیحت کی جاتی رہے تو اس کا اثر قبول کرتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں بار بار ذکر کے الفاظ آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالے نے یہی فرمایا ہے فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ نصیحت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ داروغہ آپ نہیں اس کے برعکس جب ہم برائی دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو واقعی خدا تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرم قرار پاتے ہیں کہ کیوں نہیں سمجھا کر نصیحت کر کے اپنا فرض ادا کیا۔ اپنی اگلی نسل کو آگ سے بچانا جو دنیا میں مادیت پرستی کی شکل میں دنیا کے ہر ملک میں بھڑک رہی ہے آپ کا فرض ہے۔ بچپن سے ان کے دل میں ڈالیں کہ دنیا تمہارا مقصد نہیں۔ دین کو تم نے دنیا پر مقدم کرنا ہے دنیا کی محبت کو اپنے اور ان کے دلوں میں سرد کرنا آپ کا کام ہے۔ جب آپ اپنے دنیاوی مشاغل پر دینی مصروفیتوں۔ دینی مجالس۔ دینی صحبتوں کو ترجیح دیں گی اور بچوں کو بھی دینی کاموں کی طرف متوجہ کریں گی تو خود بخود دین کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو گی اور دین کا پہلو غالب آتا جائے گا۔

اے میری بچیو! اور آئندہ کی ماؤں! دراصل آج کی تقریر کی مخاطب میری آپ ہیں۔ اگلی صدی میں اسلام کے دامن میں پناہ لینے والوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے۔ ہاں آپ نے۔ آپ میں سے ہر بچی جو آج جلسہ میں موجود ہے وہ اپنی عمر میں تیرہ سال جمع کرے ناصرات کی عمر ۷ سال سے شروع ہوتی ہے۔ ناصرات کی جو سب سے چھوٹی بچی ہے وہ بھی انشاء اللہ العزیز صد سالہ جوبلی میں اکیس سال کی ہو گی اور یہی عمر کام کی ہو گی انہوں نے ہی اس جلسہ کا انتظام سنبھالنا ہو گا۔ جو احمدیت کی تاریخ میں ایک عظیم الشان جلسہ اور سنگِ میل کی حیثیت رکھے گا۔ انہوں نے ہی سب ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی انہوں نے ہی اگلی نسل کی تربیت کرنی ہو گی پس اگر آج اور ابھی سے آپ میں یہ احساس پیدا نہ ہو گا کہ تیرہ سال کے بعد ہمارے ذمہ ان خواتین کو دین سکھانے اور تربیت کرنے کا کام سپرد ہو گا جو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گی تو تیرہ سال کے بعد آپ کچھ نہیں کر سکیں گی اور پھر جو آئیں گی ان کو جو تعلیم دینی اور تربیت کرنی ہے اس کی شکل نہ بدلے۔ قرآن سکھانا ہے اور جس اسلامی تہذیب اخلاق اور تمدن کی بنیاد چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جو معاشرہ قرآن و سنت کی بنیادوں پر قائم ہوا تھا۔ وہی معاشرہ پھر سے قائم کرنا ہے مغربی تہذیب کی چکا چوند سے آپ کی آنکھیں خیرہ نہ ہوں ان کو اپنے سے بڑھ کر سمجھنے کا تصور بھی نہ کریں

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ ۱۹۲۴ء میں انگلستان اور یورپ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کو سب سے بڑی فکر یہی تھی کہ ایسا نہ ہو یورپ کے لوگ مسلمان تو ہوں لیکن اسلامی تہذیب و تمدن کو قبول نہ کریں۔ بلکہ اس کے برعکس مسلمان یورپی تہذیب جو اصل میں عیسائی تہذیب کا دوسرا نام ہے سے متاثر ہو جائیں آپ کو ڈر تھا کہ اسلام ایک بدلی ہوئی صورت میں یورپ میں قائم نہ ہو جائے اور جس طرح یورپ نے مسیحیت کو تباہ کیا تھا وہ اسلام کو بھی دوستی کے جامہ میں تباہ نہ کر دے آپ نے دوران سفر جو خطوط احباب جماعت کو لکھے ان میں اسی ڈر کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ ہم سوائے خدا تعالے کی مدد کے اس مشکل کو حل نہیں کر سکتے۔ مسلمان بنانا آسان ہے مگر اسلام کو ان سے بچانا مشکل ہے اور اس وقت میرے سفر کی یہی غرض ہے۔ آپ نے لکھا :۔

"یورپ کے واقف کہتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔ یورپ ضرور اسلام لائے گا مگر وہ ساتھ ہی اسلام کو بگاڑ دیگا اور اس کی شکل کو بالکل مسخ کر دے گا۔ بالکل ممکن ہے کہ یورپ میں چاروں طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگیں اور سب جگہ گرجوں کی جگہ مسجدیں بن جائیں۔ لیکن یہ فرق ظاہر ہو گا۔ کہ تثلیث کی جگہ توحید کا دعوے کر رہے ہوں گے۔ مسیح کی جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت زیادہ کرینگے مسیح موعود پر ایمان لائیں گے گرجوں کی جگہ مسجدیں بنائیں گے مگر ان میں وہی ناچ گھر وہی عورت اور مرد کا تعلق وہی شراب۔ وہی سامان عیش نظر آئیں گے ۔۔۔

میری عقل یہی کہتی ہے کہ حالات ایسے ہی ہیں مگر میرا ایمان کہتا ہے کہ تیرا فرض ہے کہ تو اس مصیبت کو جو اگر اسلام پر نازل ہوتی تو اس کو کچل دے یا دُور کرنے کی کوشش کر۔ غور کر اور فکر کر اور دعا کر۔۔۔"

پھر آپ نے جماعت کو تنبیہہ فرماتے ہوئے لکھا :۔

"اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ اس علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرونگا۔ اگر میں اس جدوجہد میں مر گیا تو اے قوم! میں ایک نذیر عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی دروازہ نجات کا نکال دیگا پس کوشش نہ چھوڑنا نہ چھوڑنا نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر ایک حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا۔ جو چیز سنت سے ثابت ہو وہ ہرگز نہیں بدلی جا سکتی جو اسکو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا۔"

(الفضل ۱۶/ اگست ۱۹۲۴ء صفحہ)

اب آئیے! حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ کی اس تنبیہہ اور انذار کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔ ۱۹۲۴ء سے اب تک اللہ تعالے کے فضل سے انگلستان یورپ امریکہ اور دیگر ممالک میں بہت بڑی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں جہاں بڑے مخلص بڑی قربانی دینے والے مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ جن کی پوری کوشش اور خواہش ہے کہ وہ صف اول کی قربانی دینے والوں میں ہوں۔ انہی ممالک میں ایسی خواتین بھی ہیں جو پاکستان سے جا کر وہاں رہائش اختیار کر چکی ہیں۔ اگر ان کا نمونہ ان ممالک کی خواتین کے سامنے وہ نہیں ہو گا جو اسلامی تعلیم کی عکاسی کر سکے تو یقیناً بہت سوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو گا۔

پس میری احمدی بہنو! آپ دنیا کے کسی خطہ میں بھی بس رہی ہیں اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ صرف نام کے احمدی نہ کہلائیں بلکہ آپ کو مذہب سے شدید لگاؤ ہو۔ اسلام کے نام پر جان، مال عزت۔ اولاد سب کچھ قربان کرنے والی ہوں اپنا نمونہ قرآنی تعلیم اور اسوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق پیش کرنے والی ہوں اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے والی ہوں۔ خود عبادت گذار اور دعائیں کرنے والی اللہ تعالے کی رضا پر راضی رہنے والی ہوں تاکہ آپ کی گودوں سے پروان چڑھنے والی اولاد بھی آپ کے نقش قدم پر چلے۔ اگر دوسروں کو آپ میں احمدیت قبول کرنے کے بعد نیک تبدیلی نظر نہیں آتی تو کیا چیز ان کے لئے کشش کا باعث ہو گی۔ نہایت ہی بہنیں یہاں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جا کر پردے سے لاپرواہ ہو جاتی ہیں اور لباس کے معاملہ میں وہ طریق اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہیں جو غیر اسلامی ہوتا ہے گویا وہ اپنے عمل سے دُنیا کو یہ بتا رہی ہوتی ہیں کہ اسلام کے اس حکم پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان کی بچیاں جو ان کی تربیت میں پرورش پائیں گی وہ بھی ابتداء سے ہی اسی جذبہ کے ساتھ بڑی ہوں گی کہ پردہ اسلام کے حکموں میں نہیں اور غیر اسلامی لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ایسی خواتین آہستہ آہستہ اسلام کی شکل تبدیل کر رہی ہوں گی۔ اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ ڈیڑھ دو سال سے جماعت کی خواتین میں چادر کا فیشن چل پڑا ہے۔ اگر تو چادر پردہ کی غرض سے لی جاتی ہے تو بہت اچھی اور مبارک بات ہے لیکن اگر برقع سے بچنے کے لئے چادر کو اختیار کیا گیا ہے تو وہ نفس کا ایک بہانہ ہے جو آہستہ آہستہ بے پردگی کی طرف ان کو لے جاتا ہے۔ اصل چیز پردہ ہے نہ کہ برقعہ یا چادر۔ بس خود اپنے نفسوں کا جائزہ لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا آپ کا یہ اقدام صحیح ہے۔

۱۹۷۰ء میں جب لجنہ اماء اللہ نے اپنا پچاس سالہ جشن منایا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں اور دعائیں کر رہا ہوں کہ جو پندرہ بیس یا سو دو سو ایسے خاندان ہیں جو اسلامی احکام کی پابندی نہیں کرتے خواہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا۔ اُن کو جماعت سے خارج کر دیا جائے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت طلب کرتا ہے۔ اس کے لئے بڑے غور و فکر کی ضرورت ہے ہو سکتا ہے ہم ایسے خاندان کے اخراج کا فیصلہ کریں جن کو بغیر اخراج کے سنبھالا جا سکتا ہو ہماری پہلی کوشش تو سنبھالنے کی ہونی چاہیئے اور اصلاح کرنے کی ہونی چاہیئے۔ کسی کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی ہے نہ کسی کے خلاف غصہ ہے۔ پہلے ان کی اصلاح کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس آج میں نے ہنسی ہنسی میں آپ کو متنبہ کر دیا ہے تاکہ کل آپ کو یہ شکایت نہ ہو کہ آپ نہیں کہتے تو ہم اپنی اصلاح کر لیتیں۔ نہ پردہ کرو اور اس کے لئے میں تم سے یہ نہیں کہتا ہوں کہ برقعہ پہنو۔ کیونکہ قرآن کریم نے برقعہ پہننے کا حکم نہیں دیا لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ پردہ کرو۔ تم جو زینت اپنے باپ اور خسر کے سامنے ظاہر کر سکتی ہو وہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہ کرو لوگوں نے ایک عجیب احمقانہ مسئلہ بنا لیا ہے کہ "چہرہ کا پردہ ہے یا نہیں" قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جو زینت تم اپنے محرم کے سامنے ظاہر کرتی ہو وہ غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کرو۔ . . . . . اب کونسی جوان عورت ہے جو اپنے باپ اور خسر کے سامنے بے حیائی سے بیٹھ جاتی ہے؟ تم اپنے باپ اور خسر کے سامنے کیا ظاہر کرتی ہو۔ ظاہر ہے تم ان کے سامنے اپنا چہرہ ہی ننگا رکھتی ہو پس اگر باپ اور خسر کے سامنے صرف چہرہ ہی ظاہر کرتی ہو یا بقیہ دستانوں کے اُن کے سامنے آتی ہو تو عقل بھی کہتی ہے کہ غیر محرم کے سامنے چہرہ ڈھانپنا پڑے گا یہ ایک بڑی واضح بات ہے۔ . . . . . بڑی کھلی بات ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ یہ کوئی الجھا ہوا مسئلہ نہیں ہے۔ . . . . . یہ قرآن کا حکم ہے۔ تمہیں اس کی پابندی کرنی چاہیئے . . . اگر تم نے اپنی عصمت اور عزت کی ویسی حفاظت کرنی ہے جو خدا کی نگاہ میں اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اور اس کے بندوں کی نگاہ میں ہے تو پھر تمہیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا پڑے گا اگر تم نے کتے کتیوں کی طرح زندگی گذارنی ہے تو پھر تمہاری مرضی۔ اگر تم نے اس دنیا میں انسان بن کر رہنا ہے۔ اور یقیناً انسان بن کر رہنا ہے تو پھر تمہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ چمٹ کر زندگی گذارنی پڑے گی"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۲ء)

پس بہت ضرورت ہے تربیت کی ہر جگہ یہاں پاکستان میں بھی ہندوستان میں بھی۔ انگلستان میں بھی۔ یورپ میں بھی۔ افریقہ اور امریکہ میں بھی اور جزائر میں رہنے والی خواتین کے لئے بھی تربیت اور اصلاح کے تین بڑے اصول ہیں۔ علم۔ عمل اور حفظ ماتقدم اپنی اصلاح ہو یا معاشرہ کی یا اولاد کی۔ سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے علم سے مراد مذہبی اور دینی علم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خواتین جاہل نہیں اکثریت تعلیم یافتہ ہے۔ لیکن ہم یہ دعوےٰ سے نہیں کر سکتے کہ اکثریت قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہے۔ ہر جگہ ہر لجنہ میں خواہ وہ گاؤں کی ہو یا قصبہ کی یا شہر کی آئندہ سالوں میں ایسا پروگرام ترتیب دینا ہے جس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کا علم بہنوں اور بچیوں کو آئے ہر عورت اور بچی کو نماز کا ترجمہ اور قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے جب تک آپ کو اس کا علم ہی نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ کن باتوں کو پسند فرماتا ہے۔ کن باتوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ کن باتوں کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے کن باتوں سے منع فرمایا ہے۔ کن باتوں کو اختیار کرنے سے ہم محبت الٰہی کو حاصل کر سکتے ہیں اور کونسی باتوں میں پڑنے سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے غضب الٰہی کے مورد بھی بن سکتے ہیں۔ ہم عمل نہیں کر سکتے۔ قرآن ہی وہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے عطا فرمایا ہے۔ اس کا ایک ایک حکم اٹل ہے۔ ہمیشہ کے لئے ہے ہر ایک کے لئے ہے۔ انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اور ہر انسان کی فطرت کو جانتا ہے۔ کوئی حکم اس میں ایسا نہیں رکھا جسے انسانی فطرت قبول نہ کرتی ہو۔ پس جب قرآن مجید کی ساری کی ساری تعلیم انسانیت کی بہبود کی اور ترقی کے لئے ہے اور جس پر عمل کرنا مشکل بھی نہیں کسی ایک حکم کی خلاف ورزی کرنے سے بھی ہم اپنا نقصان خود کرتے اور اسلام کی ترقی میں روک بنتے ہیں۔

ہم نے باقی دنیا کی قوموں کی ریس نہیں کرنی وہ مادہ پرستی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ہمارا نصب العین اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور یہ تعلق بغیر قربانی کے نہیں حاصل ہو سکتا اس کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے دین سیکھنا اور اُس کے مطابق مجاہدہ کرنا ہے۔ ہر بیماری کے لئے ڈاکٹر کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے روحانی بیماریوں کا علاج قرآن مجید ہے جیسا کہ فرماتا ہے فیہ شفاء للناس جو دلوں کو صاف کرتا اور انسان کو با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیتا ہے پس اپنے دلوں میں بھی اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی قرآن کی عظمت پیدا کرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسباب ضلالت میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں عظمت قرآن مجید کی باقی نہیں رہی"

اور جب عظمت ہی باقی نہیں رہی تو عمل کیسے ممکن ہوگا۔ پس پہلے تو ضروری ہے کہ ہر احمدی عورت قرآن مجید کے ترجمہ مطلب اسلام کی تاریخ احمدیت کی تاریخ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بخوبی واقفیت رکھتی ہو۔ ہر احمدی گھرانہ کو اپنی ذمہ داری کا اچھی طرح احساس پیدا ہونا چاہیئے ہر ماں کو اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور تربیت کی فکر ہونی چاہیئے اور ہر لجنہ کی عہدہ دار کو اور ناصرات کی عہدہ دار کو اپنی ممبرات کی تربیت کا خیال ہونا چاہیئے۔ آیئے ہم عزم کریں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے کہ ہم اگلی نسل کو ان ذمہ داریوں کو کما حقہ اٹھانے کے لئے تیار کر دیں جن کا تقاضا آنے والے دن کر رہے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(باقی)

امرائے جماعتہا سے گذارش

آپ کی زیر امارت جماعتوں کے احباب کو بیرون پاکستان میں مقیم جن احمدی ڈاکٹروں کا کا علم ہو۔ ان کی فہرست مع مکمل پتہ جات ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۲۰/-
مریم صدیقہ صاحبہ	"	۱۰/-
میاں عبدالسلام و عبدالمنان صاحبان	"	۵۰/-
مینجر صاحب پی۔ آئی۔ اے	"	۵۰/-
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۴۰/-
امۃ العزیز ادریس صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۱۰/-
حضرت مولوی محمد دین صاحب	"	۲۰/-
مولوی محمد صدیق صاحب	"	۳۰/-
محمد اسلم خان صاحب ریڈیو گرافر	"	۲۵/-
عبدالباسط خان صاحب	"	۱۰/-
عزیز بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب مرحوم	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی	"	۱۰۰/-
سید عبداللہ شاہ صاحب دارالصدر	"	۲۰/-
رفعت سلطانہ صاحبہ	"	۱۰/-
راجہ محمد نواز صاحب	"	۲۰۰/-
مہر محمد حیات صاحب	"	۱۲/۵۰
مولا داد بشیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی	"	۱۰/-
عبدالحکیم صاحب دارالرحمت شرقی	"	۱۰/-
عبدالحلیم صاحب ظفر	"	۲۵/-
کلثوم النساء صاحبہ اہلیہ ذوالفقار احمد صاحب دارالرحمت شرقی	ربوہ	۱۰/-
قریشی محمد شفیع صاحب الکمشتی	"	۱۰/-
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی	"	۵۰/-
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب دارالرحمت وسطی	"	۱۰/-
حکیم سید عبدالرحمن صاحب دارالرحمت غربی	"	۱۰/-
شیخ عبدالرب صاحب دارالرحمت غربی	"	۲۰/-
چوہدری سراج دین صاحب دارالرحمت		۱۰/-
یاسمین صاحبہ دارالعلوم شرقی	"	۱۰/-
حمیدہ قدسیہ صاحبہ	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب دارالعلوم	"	۱۰/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن	"	۲۷/-
منصورہ خانم صاحبہ دارالنصر غربی	"	۱۰۰/-
احمد برادرز۔ گولبازار	"	۵۰/-
قاضی کامل دین صاحب فیکٹری ایریا	"	۵۰/-
تبسم شاہ صاحب	لاہور	۵۰/-
نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب	"	۲۰/-
مسز این ایم خان صاحب	"	۲۰۰/-

مسز بشریٰ نصیر صاحبہ میڈیکل سنٹر	لاہور	۱۰۰/-
نثار مظفر صاحب (از طرف والد مرحوم) ڈیوس روڈ	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب گلبرگ	"	۱۵۰/-
بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالسلام صاحب فیروز پور روڈ	"	۵۰/-
عبدالحق صاحب مصری شاہ	"	۱۰/-
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب سول لائن	"	۲۵/-
بابو انشاء اللہ خان صاحب	"	۱۰/-
عطاء الرحمن صاحب غنی ماڈل ٹاؤن	"	۱۰/-
شیخ خلیل احمد صاحب	"	۲۵/-
احباب جماعت احمدیہ	"	۶۵/-
بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب از طرف والدہ مرحوم	مزنگ لاہور	۱۰/-
بیگم صاحبہ عبدالوہاب خان صاحب	"	۱۰/-
احباب جماعت احمدیہ حلقہ راجگڑھ	"	۱۵/-
محمد طیب صاحب دارالذکر	"	۱۰/-
ایم کریم ناصر صاحب	"	۱۰/-
شیخ رفیق احمد صاحب	"	۱۰/-
اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر	"	۱۰/-
والدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہر احمد صاحب سمن آباد	"	۲۲۵/-
منور احمد صاحب جاوید منگلپورہ	"	۲۰/-
صوفی رحیم بخش صاحب	"	۱۰/-
سید تبسم حسین شاہ صاحب اسلامیہ پارک	"	۲۵/-
منجانب خورشید بیگم صاحبہ مرحومہ لاہور چھاؤنی		۵۰/-
شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی نیلہ گنبد	"	۱۰/-

(باقی)

دعائے نعم البدل

میری ہمشیرہ زوجہ چوہدری محمد صادق صاحب باجوہ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس لطیف آباد (حیدرآباد) سندھ کے بیٹے بشیر احمد لیکچرار سچل سرمست کالج حیدرآباد کے ہاں دوسرا بیٹا ۱۲ سال کے بعد ہوا۔ نومولود ۲ دن زندہ رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ زچہ بھی بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے اور خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیف اللہ وڑائچ
151-F سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اسلام کی عمارت کی تکمیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑے ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعتوں میں گنے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔" (الفضل ۱۷؍ دسمبر ۱۹۴۴ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۶/۱۲/۷۵ کو بمقام ایاز باغ کھاریاں مکرم مرزا محمد افضل صاحب فاضل نے حسب ذیل نکاح پڑھائے:-

۱۔ فوزیہ بنت کیپٹن حاجی احمد ایاز خان مجاہد ہنگری کا نکاح ہمراہ کرنل اعجاز ربانی ملک صاحب ابن محترم ملک عطاء اللہ خان صاحب آف گجرات بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر

۲۔ سلمیٰ بنت کیپٹن حاجی احمد ایاز خان مجاہد ہنگری کا نکاح ہمراہ ملک اکرام ربانی صاحب ایم۔ اے ابن محترم ملک عطاء اللہ خان صاحب آف گجرات بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر۔

احباب ہر دو رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ (کیپٹن حاجی احمد ایاز خان۔ کھاریاں)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۹؍ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام خالد احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری تاج دین صاحب گوجر ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گوجر گوندل کے ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے خادم دین اور بلند اقبال بنائے۔ آمین۔ (ناصر احمد سعید۔ احاطہ قصر خلافت ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ ان کی چھاتی میں درد ہے اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشارت احمد کھیوڑہ)

۲۔ میرے ایک دوست مکرم رفیق احمد صاحب بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مقبول احمد فجری دارالصدر جنوبی ربوہ)

۳۔ میرے ایک عزیز مکرم جنت حسین صاحب کی اہلیہ کا راولپنڈی میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی کوٹلی (آزاد کشمیر)

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی ایکسل اکسیروں کا رسالہ مفت طلب کریں

کیوٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔ فون ۴۰۲

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ ڈاکٹر شاہدہ یعقوب بنت محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم و مغفور کا نکاح کیپٹن ڈاکٹر عبدالرب صاحب ابن لیفٹیننٹ کرنل عبدالمجید صاحب آف راولپنڈی کے ساتھ جناب چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

ڈاکٹر شاہدہ یعقوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحبؓ آف بٹالہ کی پوتی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے۔ آمین

(مسز رحمانہ کریم۔ ۱۴ ریس کورس روڈ لاہور)

(۲) بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک عزیز المکرم ملک عبدالحی خان صاحب ایم۔کام ابن مکرم ملک عبدالمالک خان صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور کا نکاح محترمہ صبیحہ حسن صاحبہ ایم۔اے بنت مکرم شیخ مظفر حسن صاحب آف کویت حال لاہور کے ہمراہ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم شیخ محمود الحسن صاحب ریٹائرڈ کمشنر سی۔ایس۔پی نے بوقت چار بجے سہ پہر پڑھا۔ مکرم عبدالحی خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالویؓ کے نواسے ہیں۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے دینی و دنیوی فضلوں کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار (چوہدری) عبدالسمیع چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ۔ کراچی)

(۳) مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الوحید کا نکاح عزیزم میاں محمد حمید صاحب ایم۔ایس سی ریسرچ آفیسر واپڈا ابن مکرم میاں محمد رفیق صاحب لاہور کے ہمراہ بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

بچی محترم ملک عبدالمالک خان صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور کی پوتی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک عبدالرب خاں۔ عبدالکریم روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

(۴) بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر عبدالسمیع سلمہ اللہ تعالیٰ ڈینٹل سرجن سول ہسپتال ملتان کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی کے ہمراہ پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری عبدالرحمن سابق امیر ضلع۔ ۸۔اے گلگشت کالونی۔ ملتان)

(۵) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ فرحت اکبر بنت محترم اخوند محمد اکبر خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نکاح کا اعلان برادرم مکرم میاں ادریس احمد صاحب ایم۔ایس سی آف ربوہ کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔

احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی، ظاہری و باطنی، حالی اور مستقبل غرض ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(خاکسار اخوند فیاض احمد۔ لاہور)

(۶) خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالجمیل سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ۱۲ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ وحیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت محترم عبدالواحد صاحب صدیقی آف میرٹھ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ نے بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۵ء کی شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۱۸ دسمبر کو خاکسار کی طرف سے اسلامیہ کلب سولجر بازار کراچی میں دعوتِ ولیمہ دی گئی۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو نہایت درجہ بابرکت اور اپنے فضل و کرم کے نزول کا باعث بنائے۔

(عبدالمجید زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ۔ کراچی)

پاکستان کے عوام کو چو این لائی کی وفات پر سخت صدمہ پہنچا ہے

صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم بھٹو کے پیغاماتِ تعزیت

اسلام آباد ۹ جنوری۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو چو این۔ لائی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرنے کی غرض سے اسلام آباد کے چینی سفارتخانہ میں گئے۔ وزیر اعظم نے سفارت خانہ میں رکھی ہوئی ایک کتاب پر دستخط کئے۔ وزیر اعظم نے تعزیتی کتاب میں یہ الفاظ لکھے چو۔این۔لائی کی موت ہمارے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔

چین کے سفیر مسٹر لو وائی چو کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ چو این۔لائی نے عالمی امور پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ نئے چین کی تعمیر کے سلسلہ میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا

وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ میں اپنی حکومت اپنی پارٹی اور خاص طور پر پاکستان کے عوام کی طرف سے چو این لائی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں اور میں ان کی وفات پر تعزیت کے اظہار کے لئے یہاں آیا ہوں۔

صدر فضل الٰہی چوہدری نے اپنے پیغام میں کہا کہ چو این لائی کی موت دنیا کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ پاکستان کے عوام ایک قابلِ اعتماد اور مخلص دوست سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی عظیم خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔

مجالسِ انصاراللہ سے ضروری گزارش

اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں نیا سال مبارک کرے۔ مجالس انصاراللہ کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے مشروع ہو چکا ہے۔ زعماء کرام کی خدمت میں ماہِ دسمبر ۱۹۷۵ء میں بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں بعض مجالس کی طرف سے سالانہ جلسہ کے موقع پر بجٹ فارم مکمل ہو کر موصول ہو چکے ہیں لیکن جن مجالس نے تا حال بجٹ فارم نہیں بھجوائے از راہِ کرم جلد سے جلد مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کہ وہ کمزور ایمان والوں کی بجائے ان لوگوں کا نمونہ اختیار کریں جو اعلیٰ درجہ کے ایمان باللہ پر استقامت کے ساتھ قائم ہیں اور دعاؤں اور تدابیر کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے لئے ممد و معاون بن کر پاک ماحول پیدا کرنے اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ان امور کا ساری جماعت سے بھی تعلق ہے سب احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ایمان باللہ کا اقرار کرنے کے بعد ثباتِ قدم کا ثبوت دیں اور استقامت کے ساتھ ایسے اعمال بجا لائیں جن کے نتیجہ میں وہ رضائے الٰہی کی جنتوں کے وارث ہوں اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے کوشاں رہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ہم پر رکھے اور کسی قسم کا کوئی فتنہ ہماری راہ میں روک نہ بن سکے۔ آمین

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے امریکہ آیا ہوا ہوں احباب سے میری کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

وسیم احمد خان

کیلیفورنیا۔ امریکہ